رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED No A783

AKHBAR

OUDH PUNCH

جلد ہشتم

Volume. VIII

1923 LUCKNOW ۱۹۲۳

اودھ پنچ

अखबार अवध पंच लखनऊ



مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین چھپ کر شائع ہوا

جلد ۹ — نمبر ۱۳

مضامین غیر

مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

رباعیات

دعا

اے خالق عزوجل نادانم — می دانم من کہ من چہ ام کے دانم
از دست خودم مگو بریدن خواہم — این جسم نحیف شد قوی نزدانم

حالت ابتر

گشتیم پے جستجو بگرد عالم — ہیہات نیافتم کسے را ہمدم
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد — خواہد کہ کند خیال دیگر برہم

لیڈرانِ برشکالی

یک رات شدن زکر بتر دانند — از خود بتر بود رسے خر دانند
ہر ہر زنگار خود ستایان پر خیر — خود را ز خود غریب پرور دانند

خطاب بہ یارانِ وطن

یاران وطن یگانگی فرمائید — این بیضۂ تفرقہ نہ ہرگز زائید
دانید نفاق آسیائیست بزرگ — از خود دست دیاے خود چرا می سائید

اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید

اے باہمت مرداں ہمدم کوشید — تاکے این جامۂ زنانہ پوشید
آرید بیادگار اسے دانشی — ہر یک شدہ یک چو ہفت قدم جوشید

خود ساختہ لیڈران

خود ساختہ لیڈران قوم خود و غیر — خواہم انجام کار باشد بالخیر
تاکے مانید نشنین خواجہ شرت — چون لرزہ براندام تو نارواین سیر

تنبیہ بہ سیہ دلان

آشام مے غرور سرشار مشو — بر خاک مذلت پہ نشین زار مشو
یزدان چو کند کار من گشت دلت — آخر بینی اگر ہوشیار مشو

بترس از آہ مظلومان

گر بندہ ندیم تشنوی نادانی — چون رفت از دست کار تو دانی
در گردہ خود بترس و انجامش بین — این نکتۂ عجب سپید ہر حیرانی

اے خسروی دوامن خود چرا آشفتہ — با مایوسی چہ بزدلان سر آشفتہ
مضنی کوشش کمین کرنا بہ کیوان رسد — چون ... جم حیرت برافراختہ

ندیم

غزل

ہو گئی کیسی زمانہ میں گرانی ہائے ہائے — کھو گئی سب کی دو گئی شادمانی ہائے ہائے
حضرت موسیٰ جو ہوتے دیکھ کر دنیا کا حال — بھول جاتے طور کی سب لن ترانی ہائے ہائے
عاشقوں پر کیا حسینوں پر ہے مہنگی کا غم — گل سے چہرے ہو گئے ہیں زعفرانی ہائے ہائے
بھوک کی زحمت اٹھا کر گھلتے لاکھوں ہیں بدن — پر نہیں مرتی ہے ان بیبیوں کی نانی ہائے ہائے
سر پہ ٹوپی ہے نہ انگرکھا ہے نہ جوتا پیرہن — پاس ہے سب کے گرانی کی نشانی ہائے ہائے
گرد گیہوں میں لگی اور سر کو پالا لے گیا — کیسی نازل ہے بلائے آسمانی ہائے ہائے
اب نہیں دیتا نوالہ کوئی مہنگی کے سبب — پھرتی ہے ہر گھر سے کرتی میزبانی ہائے ہائے
ساتھ مہنگی کا دیا ہے آکے ہی تخفیف نے — وہ ہے دادی اور یہ شیطان کی نانی ہائے ہائے
داستان تخفیف کی ہوتی ہے ہر جا بے بیان — اب نہیں سنتا کوئی میری کہانی ہائے ہائے
چھن رہی ہے شور سے جن کی معاش ... — رو رہے ہیں ان کو سب پانی کے پانی ہائے ہائے
جو بڑا تخفیف کا کہتے ہیں اب روزگار — ہو گئی مشکل ہیں روٹی کمانی ہائے ہائے
کٹ کے آتری ساری تیری اے نشین روزگار — ڈسیل کی تخفیف نے یہ ایک کمانی ہائے ہائے
شیخ جی دفتر سے خانصاحب پہ نکلے ہیں ... — گھس گئی تخفیف میں شیخی بگھانی ہائے ہائے
کہتے ہیں رو رو کے وہ جب آگئے تخفیف میں — شومی قسمت کی ہے یہ مہربانی ہائے ہائے
ہر بڑا اسکا جو روزی چھینتا ہے خلق کی — کون ہے آخر یہ قابض و رسانی ہائے ہائے
اس گرانی نے بھلائے عشقبازی کے مزے — بھول بیٹھے اہل دل شیریں بیانی ہائے ہائے
آب و دانہ کے تفکر نے بجھایا دل کو یوں — تھم گئی ہے طبیعت کی روانی ہائے ہائے
داد بھی دیتا نہیں کوئی سخن کا ذکر کیا — آجکل ہے یہ سخن کی قدر دانی ہائے ہائے

کہتا تھا فرہاد رکھ لیتا کفن کے واسطے
ہاتھ آ جاتی جو شیریں کی ..... ہائے ہائے

راقم — فرہاد جروی

مسٹر نوروز کا نزولِ اجلال

رنگ پھر لائی زمانہ میں بہار نوروز
کھل گیا گل کی طرح قلب ہزار نوروز

تقویم سے صاف یہی آشکار ہے — نوروز بھی پلنگ پہ اب کی سوار ہے
پھولوں میں گلشیاں ہیں کہ پھولی ہیں ... — نخل قد بشر سے نمود بہار ہے
رشک چمن ہے گور غریبان سیاہ ... — تھا لالہ اک جگر کا لحد پر نثار ہے
غنچوں کی طرح سے جو کھلتی ہیں گلستان — سوزش پہ جن کی بلبل جان بیقرار ہے
ہر گل سے صاف آتی ہے کافور کی مہک — لالہ کا ہے درخت کہ شمع مزار ہے
قطرے نہیں ٹپکتے ہیں شبنم کے باغ میں — نرگس بہ فرط غم سے مگر اشکبار ہے
ہر سبزے نے باغ میں صف ماتم بچھائی ہے — سنبل بھی بال کھولے ہوئے اشکبار ہے

گلچین کی غذ تیں ہیں یکا لوٹ کو میں | ہر گل ریاض دہر میں سینہ فگار ہے
ماتم میں ڈالیاں ہوئیں سرنگوں باغ میں | مشغول نوحہ فرد الم سے ہزار ہے
چلتی ہے باغ دہر میں الٹی نسیم مرگ | رنجیدہ و ملول ہر اک گلعذار ہے

کیا انقلاب باغ جہاں میں ہوا ریاض
طاعون و معاش پہ خالق کی مار ہے

طاعونی - از جردل

انشاء اللہ خان سے دوسری ملاقات

انشاء مرحوم سے پہلی ملاقات ۱۹۱۰ء میں ہوئی تھی - ۲ جنوری ۱۹۱۱ء کا اودھ پنچ ملاحظہ طلب ہے۔ اب ۲۷ ماہ بعد ۱۴ مارچ ۱۹۱۲ء میں پھر تشریف لائے۔ خیر آنے کا مضائقہ نہیں مگر ہر بار کی فرمائش زمانہ میں مشہور ہے - حضرت چاہتے ہیں کہ ہماری زمین میں افتادہ غزل لیں - شاعر کا کام ان کی زمینوں پر تحریری کرکے سیر حاصل بنائیں - بلا وجہ میں نے گردن کا بجھے پایا زمین دے کے [illegible] لاڑا سیرس سے فریاد ہے یہ دوسانی [illegible] کی بیداد ہے۔

وھو ہذا

سچا فلک دکھائے گا ظالم گھمنڈ پر | جیتے سے یہ جو رہتے ہیں ہو چوٹ گھمنڈ پر
میں سخت جان ہوں [illegible] کا مرا گلا | تم کھچ کو اپنے [illegible] تو گرنڈ پر
کرتے کے ساتھ عقد پہ راضی ہے فاختہ | رکھی ہے جان مول سے وہ کالے جھنڈ پر
میرا مشق رحل ہے انکی فرازش سے | تسخیر کا نقش [illegible] ٹونڈ پر
چندا ملک کا چھپکے سے [illegible] | [illegible] کے فیر چلتے ہیں اس کی فند پر
دنیا میں جب کسی کی وزارت کو رہتے ہیں | رکھے سیاہ سفید وہی اپنے ٹونڈ پر
اس گل کے قبض دلسیا کا مجرب ہے نسخہ | مسہل کا تیل جیسے ہے موقوف ارنڈ پر
اکدن کریگی بھسم یہی سرد مہریاں | جلتا ہے زہر پہ بھی اب تیری گھمنڈ پر

اب قافیہ بدل کے تو انشا غزل وہ لکھ
پرواز مرغ فکر کرے جو گھمنڈ پر

مارے ہیں کس نے تیر عنادل کے جھنڈ پر | لٹکے ہوئے ہیں بلبل کے سوکھے سے ڈنڈ پر
کوے کے بال و پر بھی پہنچ ہیں اے فلک | بلبل ملا رہی ہے فدا [illegible] منڈ پر
گلگر و مرا ہیں یہی لب حوض جب گیا | تو آرہے تیوہنے بوم عنادل کے کنڈ پر
سب برگ و بار کھا گئے لنگور ہمیشہ | اب ڈم ڈبا کے بیٹھے ہیں ساکھو کے ڈنڈ پر
انشا جھپٹ عدو کی غزلوں پہ دیکھیے | جس طرح باز گرتا ہے چڑیوں کے جھنڈ پر

بقلم [illegible]

رباعی

طاعون تو مددگار ہے اک سال میں گر گیا | [illegible] اس سال میں گر گیا
جب لطف ہے [illegible] | [illegible] ال میں گرگیا

مسدس

ہوس تمارد پود ممبری

شرمندہ باتا ہے معانی سخن ہوں | [illegible] معانی سخن ہوں
سازندہ دیباے معانی سخن ہوں | پیدا [illegible] معانی سخن ہوں
ہر بار [illegible] کہتی ہے میں جان سخن ہوں
گرگیا ہے [illegible] میں سلطان سخن ہوں

[illegible] کو [illegible] آب تو ہو جاوے | دعویٰ کو جلا دوں تو بنے [illegible] سیماب
دریاے سخن گلشنوں کے نیچے سے بہتا | [illegible] مری بانی کا زمانہ میں ہے نایاب
مستول ہے یہ کشتی دریاے سخن کا
[illegible] میں [illegible] سخن کا

جب کونچ کو بانی پہ پھرا [illegible] | [illegible] میں نظر آگئے ہیں ممبر
[illegible] کو [illegible] کے کھنڈرے پہ چڑھا کر | [illegible]
مضمون میں پھر [illegible] آگئے
[illegible] ساہے [illegible] آگئے

[illegible] یہ ہے قصد کہ ہو جاؤں میں ممبر | آمادہ ہیں کوشش کے بے بھائی برادر
سب ماڑی کے کوڑے کا حلقہ [illegible] | کہتے ہیں کہ بھیا کو بنا دیجئے ممبر
منہار بھی اس کام میں کد کرتا ہے بھائی
[illegible] کیوں خود بھائی کی مدد کرتا ہے بھائی

ہیں میرے مخالف بہت اخبار مرے یار | اس وجہ کہ صورت سے ہیں بیزار مرے یار
پر کچھ نہیں پروا مجھے زنہار مرے یار | جبتک کہ مرے دوست ہیں منہار مرے یار
ان میں سے کوئی ایک [illegible] کو ہلادے
میدان سے افواج مخالف کو بھگا دے

ہو جاؤں جو ممبر تو ذرا لطف دکھاؤں | [illegible] یہاں لوگ انھیں انگلی پہ نچاؤں
چھوٹے نہ کمیٹی کوئی ہر ایک میں جاؤں | کرسی پہ [illegible] پہ جاؤں
منشی جو نہ تعظیم کرے اسکو سزا دوں
تسلیم کرے کوئی تو میں سر کو ہلا دوں

(باقی آیندہ)

راقم [illegible] احمد خان از [illegible]

---

۵ [illegible] ملاقات کا عیب ہے تو کسی کا چارہ نہیں [illegible] دیتے وہ سخن کی تمنا ہماری سے ناواقف ہے۔

محض تفنن

خوشا نصیب۔ یا راج پانی برس رہا ہے۔ بندہ بھی آداب و تسلیمات و کورنش و سلام علیک وگڈ مارننگ و نمستے کا دونگرا برسا رہا ہے۔

سنا کرتا تھا سیبی علم دریاؤ ہے لیکن ہم "تجربہ واجد علیشاہ کی اصطلاح نہ سمجھا"۔ کے مراسلات میں ایک نایاب مراسلہ پڑھکر معلوم ہوا کہ مضمون نگاری بھی سیبی سے کم نہیں ہے۔ اور کیوں نہو آخر تو سن طبع کا تازیانہ میں لاکر سیدھا چلانا ہی تو مضمون نگاری ہے۔ راہ نہ دکھایا اور اُسنے چکمت دی دُمچی اُٹھائی اور دولتی جھاڑی۔ لکا گھی کسی اور سہان رہا ہوا رہا جیل میں دسلے پچھلے پیروں کھڑے ہو گئے جیسے آجکل پلیٹ فارموں پر اسپیکر رکاب میں پیر ڈالا اور اُلٹے لٹک کر لگے سسندار تقا کا ثبوت دینے۔ کیا وجہ کہ چمگادڑ بھی تو ادھر درخت کی ٹہنیوں پر اُلٹا لٹکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ مضمون نگار ایک نہیں دو نہیں چار نہیں بلکہ ستو۔ معاف کرنا بھول گیا مثل ہے دو ملا میں مرغی حرام یہاں بیچارہ ننھا سا مضمون بے بال و پر کا اور اُسپر اتنی سر چھریاں چلیں پھر حالت کا کیا پوچھنا ہے۔ چھریاں نہیں بلکہ بھاوڑے لیے لے کیونکہ مراسلہ نویس ایسے ویسے نہیں بلکہ غنچہ ہائے چمنستان انجینیری ہیں جو کھلنے کے واسطے بہار کے منتظر ہیں جیسے

جن کو نئی اُمیدیں جلوہ دکھا رہی ہیں
جو دل کے حوصلے ہیں انکو بڑھا رہی ہیں
لیکن جنہیں ہنوز پتہ ہی نہیں ہے کہ ہے
جس باغ میں سنت یہ ہر سمت ال رہے ہیں
کلیاں ہیں نئے جنگل جو پھول کھل رہے ہیں

جسطرح ڈیوٹ چراغ کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح ہیوٹ انجینئرنگ اسکول کے ہم طلبا یہ معلوم نہیں ہے۔ نہ عدد اسکول کے طلبا کا کس درجہ تک خاص ضرورت ہے یا کسی نئی پیرکو دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسکول نے جو خدمت کی ہے اظہر من الشمس ہے بیشک اظہر من الشمس ہے "پبلک اور حکام" دونوں ناواقف ہیں۔ سبب یہ کہ آنکی آنکھوں کو شمس سے اسقدر عداوت ہے کہ دیکھنے سے انکار کرتی ہیں۔ جب تک اس شمس پر سو انجینیر نہایت موٹی اور سیاہ دیوار کا سایہ نہ ڈالیں۔ پبلک اور حکام کی نظر کام نہیں کر سکتی۔ یہ بڑا مطلب ظاہر کرنے کا اظہر من الشمس کے پیچ زمانہ حال کے۔ نصیب دی یاور ہمیدن ہم خدمت انجینیران سرکار است۔ اچھا اب خدمت کی تشریح ملاحظہ ہو واضح رہے کہ خدمت واحد ہے مستند خدمات کی توقع نہ رکھیے گا فرماتے ہیں وہ ہمیشہ منتظمان اسکول ملازمت دلانے میں کوشاں رہے اور رہتے ہیں "کیوں حضرت یہ اسکول ہے یا سروس بیکورنگ ایجنسی ملازمت دلانے کی آڑھت ہمارا تو خیال ہے کہ اسکول میں تعلیم ہوتی ہے لیکن آپ آڑھت بتاتے ہیں۔ اچھا تو یہ فرمائیے کہ کمیشن کیا پڑتا ہے ہمیں بتلائیے کیا لگتا ہے؟ کم از کم مراسلہ زیر بحث سے تو اسکول کو ضرور بٹہ لگتا ہے۔ اور سنئیے "جب سے اسکول قائم ہوا ہے بہت ٹیچر دیتے کیوں جانور ہے۔ ٹیچر تو سنا تھا ہونہ ہو یہ صاحب مرگوں کا ٹیچر ہے۔ ٹی آئی ہوائی اور ٹی یو آر ای سٹرکچر بندہ کی زباندانی کی داد دلوائیے بندہ فارن علیحدہ کیے گئے ہوں گے ورنہ بندہ کیے جائیں گے" جیسے سرکاری مرغ خانہ سے آجکل بخیال کفایت مرغیاں علیحدہ کی جا رہی ہیں۔ یا جیسے فرش نکال لا کر بعض ضعیف الاعتقاد گھر والے علیحدہ کرواتے ہیں۔ غرضکہ واقعہ یہ ہے کہ اسکول کیا ہے ٹیچری گھوڑ دوڑ کا میدان ہے ایک آیا اور ایک گیا۔ اسکول کا نصب العین آپ کو معلوم ہے "لائل سبجکٹ" بنانا۔ سیکھا ہے نے انگریزی پڑھوا کر باغی بنا دیا۔ اُسکا نصیبہ ہو سکتا ہے تو اسی اسکول کی آمدنی ہے کہ سیاہ اظہر من الشمس واقعہ بڑا چرخی کی وجہ سے نظر انداز ہو گیا ہوتا یا طلبا نے دو سال قبل ظاہر کر دیا ہوتا تو ہندوستان میں کچھ کمی نہ ہوتی جس وقت بہاتما گاندھی جی نے ستیہ گرہ شروع کیا تھا اور سرکار نے انھیں جیل اسٹیشن پر حراست میں لے لیا تھا سرکار انھیں فوراً بھی میں چھوڑ آنے کے بجائے اس اسکول میں داخل کر دیتی۔ چند روز مہینہ بعد یہاں سے "لائل سبجکٹ" کا سرٹیفکٹ حاصل کرکے محکمہ پبلک ورکس کے ورپیہ ملازمت کے واسطے دستک دیتے ہوتے جواب چاہیے یہی ملتا کہ بابا آگے بڑھو۔

زلیخا سے جب دریافت کیا گیا کہ وہ یوسف پر اسقدر فریفتہ کیوں ہے اُس نے یوسف ہی کو پیش کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیکھنے والوں پر بدحواسی طاری ہو گئی اور لیمو کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ مبادا اس اسکول کے امتحان کے نزل رہ سے عوام کی یہی کیفیت ہو۔ زلیخا مثل مراسلہ نگار نے محض تعریف پر اکتفا کی لیکن یہ خیال نہ رہا کہ بعض خرد ماغ کہیں گے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہم کو ایسے شکی مزاج سے نفرت ہے ہم تو یہ پڑھکر خوش ہوئے ہیں کہ "اسکیم بہبودی پرنسپل صاحب نے اپنے ہاتھ میں لی ہے" ہاتھ میں لینے کا تو انہیں اختیار ہے لیکن یاد رہنا چاہتے ہیں تو یہ عمل کافی نہیں ہے۔

مراسلہ بہت طویل ہے۔ اور ہر فقرہ اُس کا لاجواب یہ ایسے انجینیر کا تعمیر کیا ہوا قصر ہے کہ اس میں ہمارا دل گو نیا لیول کوئی کام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ چیزیں بہت بوسیدہ ہیں نقشہ بھی کچھ بگڑا ہوا سا ہے غالباً اُن انجینیروں کے ہاتھ کا ہے جو آنکھ کام نہیں دیتی تھی بہر حال کچھ بھی ہو دل بہلانے کو شاعری کا عمدہ نمونہ ہے۔

راقم

تفنن طبع لکھنوی

اسلحۂ انتخاب ممبری و حصول ساے

الکشن میں بندہ ہوا لونڈ مونڈ
نہ کام آئے لڈو نہ داڑھی نہ توند

تقدیر کو اگر تکیۂ نامردان اور سپر تنبلان کہتے ہیں تاہم اسکے وجود کے قائل ہیں۔ اس لامذہبی کے زمانہ میں بھی بہت سے ہیں۔ زندہ ناکامی و ناکامیابی کے درس عبرت ہونے میں بھی کچھ شبہ نہیں۔ مفتوح کو بہ نسبت فاتح کے تقدیر کے حال اور ناکامی کے وجوہ پر زیادہ اطلاع ہوتی ہے پس اگر زمانۂ گذشتہ کے آئینہ سے حال و استقبال کی خم زدہ گردن سیدھی کی جا سکتی ہے تو پنجاب کے دیرینہ تجربات کی یادداشت امیدواران انتخاب کے واسطے کام کی چیز ہے۔

ایک بڑے رمال عامل نے اپنے کسی مرید کو دست غیب کا عمل تعلیم کیا تھا کہ اسکے ورد سے چالیس روز کے بعد ایک تھیلی اشرفیوں کی خدائی ٹکسال سے بستر خواب پر روزانہ گرنے لگتی ہے بشرطیکہ عامل ہنگام ورد تماشہ کی دال کا خیال دل میں نہ لائے۔ اینجانب بھی ایک شرط اور معقول شرط اپنے اسلحہ کی کامیابی میں لازمی قرار دیتے ہیں اگر یہ شرط پوری ہوئی تو سمجھ لیجیے کہ اوزار ترکش میں دو تیر ہیں یا نہوں ٹھیک ٹھیک کام دیتے ہیں۔ کسی کے پوچھے گچھنے کا انتظار کرے ہماری بلا۔ اے حضرت سن لیجیے اگر آپ کا مد مقابل کوئی پولیٹکل قیدی نہ ہی مجنون تارک موالات کہ روپوش بے پروا پڑھا لکھا اڑا گھڑا شخص نہیں ہے تو یقین کیجیے کہ ہمارے سلاح خانہ کے اوزار ٹھیک ٹھیک نشانہ پر ترازو ہونگے کیا مجال جو خطا کر جائیں۔ روزی حیلہ سے موت جانے سے تعلق رکھتی ہے مگر ممبری کے واسطے دو من عقل و تدبیر درکار ہے مگر وہی بات پھر زور پر آن پڑی کہ مقابل کا شخص ان کو اوپر پڑے گا مگر ایسا فلانا فتنہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو مگر کا سپاہی سپر انداختہ ہو جائیگا۔ ایک چچا جی نے اپنے افسر سے پوچھا کہ بھلا اگر دشمن نہیں چار دون طرف

سے گھیرے۔ ہمارے پاس سامان رسد ختم ہو چکا ہے اگر لاچونہ ہار دو ہماری تعداد کم حریف کی زیادہ ہو گنگ کی راہ بند ہو گئی کیا کریں؟ افسر صاحب نے گردن جھکا کے جواب دیا کر بانڈ و کب (بندوق) نیک اپ چیک دو بس ہی تو چلی۔ ہم بھی اپنے شاگردوں سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی کام گر ایسا تمہارا حریف ہو تو بانڈ و ک نیک ڈو۔

اب ہم اسلحہ تدبیر کی فہرست پیش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ان اوزار کے لیے نظام ہر جگہ لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔

(نمبر ۱)

سُنت کی توپ میں لڈوؤں کے گولے
بھرو۔ حکمران سلطنت اودھ نے باجرے کی تھیلیاں توپ میں بھری تھیں اسکے عوض علاقے ملے جاگیریں پائیں انعام حاصل کیے تو کیا تم ایسے گئے گزرے ہو کہ تمہیں ایک ووٹ نہ ملے گا۔ ابھی اگر کبھی باون کے قلعہ میں بھی ووٹ کا برت چھپا بیٹھا ہو گا تو ڈنکے کی چوٹ ملے گا۔

(نمبر ۲)

سپر شیر مال و خود کاسہ چاے۔ تلوار کی پھنکیت حریف کے وار روکنے میں نہایت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ایسے مؤثر جیسے شمشیر گناہ کے لیے توبہ کی ڈھال۔

(نمبر ۳)

زر نقد کی گراب۔ وہ زمانہ گیا جب موٹے پیسہ کانٹے کے گراب میں بھرے جاتے تھے یہ ہے عہد زریں۔ کالا دھن لیجئے تمباکو بھی ورق طلا و نقرہ میں ملفوف رہتا ہے۔ چونی بھی کہتی ہے مجھے گھی سے کھاؤ۔ بس پہلے ووٹرس کے ہر گروٹ بھرتی کرو پھر ووٹرس کے دہن ہائے تفنگ نما کی منہ بھرائی چھوٹی گولی یا بڑی گولی سے کرو اگر ووٹرس کی جیب رنگا رنگ چاٹ کے رہ جائے تو یقین ہے کہ ووٹرس کی فوج معرکہ سر کرے

وقت پر پیٹھ نہ دکھائے۔

(نمبر ۴)

گن کاٹن۔ یعنی پنبہ اریش۔ خواہ منقوش ہو یا غیر منقوش مگر عنبر کی بارود میں بھیگی ہو جس کا ہر ریشہ فتیلہ کی طرح حریف کے قلعۂ ایمان کو ترنگ اڑا کے تاراج کرے خود راج کرے دوسروں کو محتاج کرے۔ اختر خبالہ دار کو شرمائے دشمن کو اپنی ہیبت سے ڈرائے۔ چہرہ جدائی ہو تو بال دھوئیں کی لکیر نہیں۔ حاشا لناس اس لکیر کے فقیر نہیں۔ اپچے تو صدق وحق کی گردن پھانسے سکھے تو تم ہجائے کہ دباؤ میں ووٹروں کو آ جانے ہے تو صدی کی پشت پر تازیانہ چپکا رہے پڑے تو خواجہ خرد کی کمند اصفا ہے اور شرادار اجالے میں اندھیر ہوتے۔ سفیدی پر سیاہی پوتے۔ دنجوں کی لاج نہ رکھے قیدوں پر جھاڑو پھیرے۔ چار جانب سے ووٹروں کو گھیرے۔

(نمبر ۵)

توند کا دھسں۔ دمدمہ یہ بھی جلتی بھرتی خندق۔ محاصرہ میں مبتلا زور کی۔ گر دھی ہو تو ضرورت کے اوقات میں بکار آمد۔ خالی توند نہیں لڈوؤں کی گون بھی ہو تو پناہ گزینوں کی محصوری آسان سامان رسد سے اطمینان۔ بر وقت کارزار سربازان کو ایمبرڑ بیگولے برسائے۔ جسکو پاے عقل کی دلدل میں پھنسائے اچھے کر دے دھڑی کے بچے باز کا تماشا دکھائے۔ کوروہ معاد



آہنی و کاغذی زنجیر کا مقابلہ

"کوئی ایسا سکھی کوئی ویسا سکھی کوئی دونوں کی بیڑی چھڑا دے" ؎

انڈیا:- ہائے افلاس!

وائسرائے:- وائے بجٹ!

(دھوکنی) بنے اور ہو کے دل پگھلائے نقارہ
فتح کا کام بجا لائے - اعتبار کی شرک کو نے گر
ووٹر سے مسلم رہین ٹوٹنے نہ پائین کبھی جادہ کبھی
سیال ہوتا کہ ابرو اختیار دونوں چھوٹنے نہ پائین

نمبر (۹)

لٹھ بند مہذب گنوار و الفنٹیر - بندوق توپ
تلوار نیزہ ایک طرف اور گنوار کا لٹھ ایک طرف
ابھی لوہے پیتل - سینگیا پہلوان دو شروان پر
دھونس ڈالنے اور اپنے موافق رائے حاصل کرنے
کا موثر ذریعہ ہے ؎

چار گرہ ہے آگے جین چار گرہ ہے پیچھے
پھوا اس جیسے سینہ تان سارا گویا

فتح تو خیر کرم شکست بھی کمسان میں جیسے قرشہ کی
حریف کے دو ہزار تو ہزاروں کا دفعیہ اس سے بہتر
اور کسی تدبیر سے نہیں ہو سکتا ہے گنگا آبو بنگ آ

اور جسکو سپاہ گری کے جھنجھٹ میں لمبا عالم ظاہری
ہتیاروں کے علاوہ کچھ باطنی آلات جنگ بھی
ہیں اس لئے گرہ بندی اور ازرہ شکن زمانہ میں انسان
باطنی آلات جنگ کے استعمال پر مجبور ہے تو شاہ
اور آدم کا چلتا ہوا جادو - لگی چھپی الفٹری بھری
رشتہ داروں کی یاد دہانی اور اس یاد دہانی کے
ڈرنے ڈرانے سے ووٹ حاصل کرنا بڑی ڈھلائی
بات ہے نیچی شرر دوالان کی ٹوٹی ترکیب یہ ہے کہ
شہر کی تمام بھیک مانگنے والی سیدانیوں کو
بلا لیجئے ایک ایک بوسیدہ قبیح کا قلبہ انکے سپرد کیجئے
اور پھر تماشا دیکھیے کہ ان کی بے آواز بندوق
سے خاک ریز پتھر سے کیونکر نکلتے اور دل میں چبھتے
ہین - آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر سوتا
سنسار جاگتا ہے یک پروردگار سنسان گلی ہے
اور بی سیدانی کٹڑی ہوئی رحم کی اپیل کر رہی ہین
بصاحب سیدانی ہلاں - بچے فاقوں مرتے ہین -
خدا کی راہ پر ایک ووٹ دلوا دو - اے میاں
واسطہ حضرت سکینہ کی بیٹی کا صدقہ حضرت
علی اصغر کی پیاس کا ایک ووٹ دو مرادے پیر

شہزادیو - بے وارثی ہون بیوہ ہون سیدانی ہون
آل رسول ہون - یہ ننھے ننھے بچے ایک ووٹ
کے لیے شام سے بلک رہے ہین - ان معصومون
کا ثواب کماؤ - اللہ تمہین ووٹ کی چوٹ سے
بچائے - میونسپل کی بیماری کبھی نہ ہو
مختصر سی فوج ریزگان جنت کی بھی ساتھ ہو
وہ صدا لگا مین ؎

عجیب ملک تعالی کبریا ہے بسر بچے جسے محمد کو دیا ہے
[illegible] حق ۱۲

موہ دنیا و شام لنگر پیشون کو وہ ووٹ چرے دار کون کو
چند وظیفہ والیان نئی کتاب میں بیعت نامہ کی بیکے
گلیمن (کتاب [illegible]) نزان بیگ کے کرتے ہیں آسانی
چھپ سکتی ہے ۱۲

بلوا تو صاحبزادیوں یارسول اللہ - دلوا دو اپنے
ابیٹے اپنی بیٹیون سے ووٹ یارسول اللہ یہی کتاب
تیعت نامہ کی یارسول اللہ (کتاب کھلی ورق
اشا) یہ مراد سند ہے دیو، زینت کا باغ (باغ)،
جو دو دودھ شربت کی نہرین جاری ہین یہ بیویاں
جنتی گرین پڑھتی ہین انکے کہنے سے ان کے
وارثون نے سیدون کو ووٹ دیا تھا -

(ورق الٹا) یہ جہنم ہے ایکسو آگ برساتا ہے
ان بی بی کے ذیل میں بیٹھے ہین انکے وارثون نے
کانگریس اور خلافت والون کو ووٹ دیا تھا -

(ورق الٹا) یہ مراد سند بیدیون - اس عورت کا
حال ہے جس نے منت میں لڈو رکھا ہے میاں کو
بے ایمان بنا کے کانگریس والوں کو ووٹ دلوا دیا
دھوکا دینے کی پٹی پڑھائی - سارا ڈیل موتی چور
ہو گیا دانہ دانہ پھوٹ نکلا - جہاں از بان میں
سانپ لپٹے ہین - ایک آنکھ دوبانی ہین سترا نسو
موتی کی تو (طرح) برستے ہین -

بھانڈ بریگیڈ روحانی اور باطنی تدابیر کی روح رواں
(دہین ہین ہین ہین ہین) میرے گھوڑے کی کچھ
نہ پوچھیے کھاتا ہے لڈو ہگتا ہے ووٹ - جو سوار
میونسپل ممبر ہو جاتا ہے - ٹو ڈو ؎

ہمیشہ مہر سر جان مبارک ، ہاد و گلو دو میری مبارک باد

آتی جاتی راتیں ہین - خیر خواہوں کی دعا بھی
سن لیجیے - آج تو ووٹ دے کے بیٹھیے - نہیں تو گھر والی
گھر میں گھسنے نہ دیگی - ٹو ڈو - صاحبزادہ مبارک ابھی
سکو بھی دو دو ڈبہ نصیب ہے - زچہ رانی کا ہے کو
ووٹ جینے کی شنین ہین ٹوڈو -

شہدا رجنٹ - یہ وہ فوج ہے جس نے غدر مین
بچھی بھون کی سرنگ اڑائی تھی - بقول میاں
پیرا مرحوم ہے عجب پچ مانتی کی سینہ ہین
سے ہاں - باین ہاتھ سے دیدیے ووٹ نہین تو
[illegible] سے کوڑون ناتی بھی آتی ہے واللہ بری
ہو گی - ابھی پیرو رسالت آمین آمین -
واللہ ہم سے تو حسین آبادی والے اچھے رہے
واللہ بے ادبی ہو گی - سچ پیروا رسالت آمین آمین -
واللہ کیا طبیعت پائی ہے - سیدون کی بھی
دعا لیجیے - دلوا دیجیے برٹ نہین تو ایک بل
دو دن لگا کھجا بچہ (معز الحجہ) پیلا ہو جائے گا -
ساری اسراہیت (شرافت) ناک تلے سے
نکل جائے گی - لے ہاں کیا دیر لگائی ہے
دلوا دیجیے برٹ جھوٹے میاں سلامت آمین آمین -

اہل قلم الفنٹری - قلمی برچھی کی ڈانڈ میں جا نکی
سونے کی انی اور لڈو کے لٹو لگے ہون تو سونہیر سے
پانی سر سے اونچا ہونے پر بھی کامیابی کی امید -
خصوصا جب انہیں ہم ورفیق ہو اہل الغرض
انیس رفیق ہو - بوا صفدری مشاطہ گری سخن
ذرا مین - کجلی گاتے گاتے کو نوا بچے میں گزارے
گرٹ کی دوکان پر بسکٹ بیچنے کا عہدہ پائین -
تو پھر کیا پوچھنا ہے ہمدم تاڑو چٹک کی چھوٹی سی
لالٹون کے کنگنے سے فٹ بال کھیلے - انہیں تعلیمین
حقیقت کے گٹھ گھٹ مین لگاوٹ کرین - بی صفدر کی
آرسی کے ٹوٹے آئینے سے دشمنون کو ٹھینگا
دکھائین گو دھیلا پھیلا کری اٹھا اٹھا کے تو سین -
ولی اس موسم پر بھی فالج گرے - تن تن کو راہ چلے -

الغرض کلفت آرایان رزمگاہ ممبری دہم نبردان
میدان میونسپلٹی کے واسطے یہ سامان حرب
درکار ہے جو ایک تجربہ کار و دکار کی ڈائری سے

نقل ہو کر بہ پیش ناظرین کیا گیا۔ اگرچہ سامان کسی گدا کو میسر ہو تو ممبری کی کرسی کیسی شاہی کا تخت زیر پا ان ہو۔

پھر بھی ان اصحاب سفلی وقبائے علوی کے حال سیل سے شکست نصیب اعدا ہو گو گردن جھکا منہ تھوتھا کے بیٹھے سرون مین ڈالا پلے ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

راقم

زمانہ شناس

بقلم

فلاسفر

نصیحت نامہ بنام ممبران نو منتخب

حضرت۔ بالا تو آپ مار لیگئے مگر زمانہ نے ڈکھون۔ یہ ممبری نہین گز بھر اخسیا ہے نہ نگلتے بنے نہ اگلتے۔ وہ زمانہ گیا جب ممبر صاحبان صرف تین سال بجری کو جنیا تھون سلام پھوپھی کو جنیا تھون سلام کرتے تھے اور ادھر ووٹ حاصل ہوگئے پھر کہاں کے ہم کہاں کے تم۔ آپ جمہور کے قائم مقام ہین تو آپ کا فرض ہے کہ اپنے حلقہ مین محلہ وار آدمی منتخب فرمائیے انکی ایک کمیٹی بنائیے اور ہر مسئلہ کی بابت قبل اسکے کہ وہ میونسپل ہال مین پیش ہو اگر اسکا تعلق آپ کے حلقہ کی پبلک سے ہے تو مشورہ لیجیے اور بعد مشورہ پبلک کی طرف سے میونسپل مین وکالت کیجیے ورنہ آپ مین اور دوسرون مین کوئی فرق نہو گا۔ سوکھے ساون اور ہرے بھادون دونون ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے سمجھے جائینگے۔ اور جو قلم آپ کی حمایت مین رطب اللسان ہوتے ہین کل آپ پر زور تحریر آزمائینگے۔ سنا کہ نہین؟ نہ دوسرون سے دشمنی ہے نہ آپ سے دوستی ہمین تو اپنے مطلب سے کام ہے۔

راقم

ناصح مشفق

مولانا پنچ کی نوٹ بک

لیجیے اور غضب کی بات سنیے ہمارے پرانے دوست لارڈ کرزن کا قبول اخبار عام خون خواب ہو گیا غنیمت ہے کہ خون خرابا نہوا سچ ہے پیچھے تو سال ڈیڑھ سال سے لاٹ صاحب کا سینہ بھر تھا۔ کبھی ترکون نے سال کاکتان لا۔ کبھی انگریزی اہل جرائد نے تانا کبھی ہمنا نیرون نے اپنی نیرولی سے جی جلایا۔ آخر حرارت بڑھی خون کھولا۔ احتراق نے آ دبوچا۔ یار صفت احتراق و سوزش آپ کی چھاتی سر رشتہ کے قابل ہے کہ پھر وزین کانفرنس کے وزرا لیڈ بچے کی آیا مقرر ہوے ہین اور آپ نے اس عہدے کو باوجود اس علم کے کہ "سارا جوبن گل لیجیے تو ایک بارک پا لیجیے" قبول فرمایا ہے۔

سنتے ہین کہ کلکتہ مین ایک پشاوری پکڑا گیا اسکے پاجامہ سے سات سیر افیون نکلی ابھی پشاوریون کا تہبان تو ایک جہان کو اپنے گھیر مین چھپا سکتا ہے سات سیر افیم کون سی بڑی بات ہے۔

نمک کا محصول دونا کرنے کی تجویز بابین تھوڑی تھوڑی لیجسلیٹو اسمبلی مین بے تکی کے ساتھ گر گئی۔ ابھی خبر ہو چکی ہے ہندوستان کی بڑی بہو بیگم کیسے لیے بیٹھی ہین آئندہ دیدہ خواہد شد۔

مسز سیاست نے دو مرتبہ ضمانت داخل کی اور دونون مرتبہ بیٹے کھاتے مین ڈال دی گئی اب سنتے ہین کہ یہ رقم بھی آمدنی مین شامل ہو کے ٹیکس کی زیر بار بنائی گئی ہے ۱۰۰۰۰ پر موئی ساس آج آئے آس۔

باہر کی خبرین حسب معمول کشمیریون کی بدولی کی ۔۔ کے بند ہین۔ جب تک کوئی

دور کا ڈھانکا نہ ہو اس وقت تک ناظرین مطمئن رہین۔

آپ جانتے ہین لارڈ ریڈنگ قانونی آدمی ہین۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بھی ایک قانون ہے اور اس قانون مین بعض دفعات کی رو سے وائسرائے کو ایسے غیر معمولی اختیارات دیدیے گئے ہین جن سے کونسل اور اسمبلی کی کارروائیان چٹکی بجاتے فنا کر دی جا سکتی ہین۔ یہ دفعات گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مین اسی لیے رکھی گئی تھین کہ جب ضرورت ہو اس سے کام لیا جائے پس ان بے وقوفون کی حماقت مین کیا شبہ ہے جو ان دفعات کی اہمیت کو تماشا سمجھے تھے۔ انگلستان کے دار العوام اور دار الخواص کو ہر وقت حق حاصل ہے کہ ان اختیارات کا واسطہ دلا کر جو کام چاہے وائسرائے سے کروا لے پس مسٹر لی سچا جینس کا یہ کہنا کوئی بڑی بات نہین ہے کہ انڈین ٹریڈ کمشنر کا دفتر نظر بر ضد گزشتہ پھر سے قائم کر دیا جائے۔

ابھی وائسرائے صاحب الف لیلہ کے الہ دین ہین قانون اختیارات غیر معمولی کا عجیب و غریب چراغ انکے ہاتھ مین ہے اور رگڑنا بھی جانتے ہین رگڑنے مین دیر نہین لگتی۔

سرزمین نینوا ہی وہ مقام ہے جہان "فار التنور" کا حادثہ حضرت نوح کے زمانہ مین پیش آیا تھا۔ لہذا اگر دریائے دجلہ مین غیر معمولی طغیانی ہوئی ہے تو کوئی تعجب نہین۔ فرزندان غیر صالح مستا دی الی جبل یعصمنی کی فکر کر رکھین اور پسران صالح سفینہ کی تلاش فرمائین۔

آخران کانون نے یہ بھی ثابت کیا کہ برطانی مال جو کسی علاقہ مین اور جیسے ہی مال برطانی علاقہ مین روک ٹوک کے بغیر آنے کا اجازتی ہو اسکی فروخت اب باقی نہین رہی۔ برطانیہ کی تجارت سو کھیون پہ سادری ہے۔ مگر یہ نہین معلوم کہ بکس تجربہ پر پائی ہے۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

طلائے ... (?)

[illegible]

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ... (?)

مادۂ غنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible]

طلائے ... (?)

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ... [illegible]

فی شیشی ... (?)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ... [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

منیجر

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible]

شرائط ایجنسی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ

... پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا